مولای صل وسلم دائماً ابداً　علی حبیبک خیر الخلق کلہم

درسِ حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلسِ ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف رح کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہٗ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں انہوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دُعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اجر سے نوازے۔ ہم ان شاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین واحباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ اَب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت درفشاں است　　خم و خمخانہ با مہر و نشان است

کیسٹ نمبر ۲۲ سائیڈ اے ۱-۷-۱۹۸۳ء

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

اما بعد! عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ اقْرَءُوا الْمُنْجِيَةَ وَهِيَ الٓمّٓ تَنْزِيلُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُهَا مَا يَقْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيرَ الْخَطَايَا فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ قَالَتْ رَبِّ اغْفِرْ لَهٗ فَإِنَّهُ كَانَ يُكْثِرُ قِرَاءَتِي فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ تَعَالٰى فِيهِ وَقَالَ اكْتُبُوا لَهٗ بِكُلِّ خَطِيئَةٍ حَسَنَةً وَارْفَعُوا لَهٗ دَرَجَةً وَقَالَ أَيْضًا إِنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَإِنْ لَمْ أَكُنْ مِنْ كِتَابِكَ فَامْحُنِي عَنْهُ وَإِنَّهَا تَكُونُ كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهٗ فَتَمْنَعُهٗ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِي تَبَارَكَ مِثْلَهٗ وَكَانَ خَالِدٌ لَا يَبِيتُ حَتّٰى يَقْرَأَهُمَا وَقَالَ طَاوٗسٌ فُضِّلَتَا عَلٰى كُلِّ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ بِسِتِّينَ

حَسَنَۃٌ [1]

حضرت خالد بن معدان رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے اُنھوں نے فرمایا (رات کے ابتدائی حصّہ میں) اس سورت کو پڑھا کرو جو (قبر و حشر کے) عذاب سے نجات دینے والی ہے اور وہ سورۃ الم تنزیل ہے کیونکہ (صحابہ سے) مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ ایک شخص یہی سورت پڑھا کرتا تھا اور اس سورت کے علاوہ اور کچھ نہیں پڑھتا تھا (یعنی اُس نے اس سورت کے علاوہ اور کسی چیز کو وِرد قرار نہیں دیا تھا) اور وہ شخص بہت زیادہ گنہگار تھا، چنانچہ (جب اُس شخص کا انتقال ہُوا تو) اس سورت نے اس پر اپنے بازو پھیلا دیئے اور فریاد کی "اے میرے پروردگار! اس شخص کی بخشش فرما کیونکہ یہ مجھے بہت زیادہ پڑھا کرتا تھا" حق تعالیٰ نے اس شخص کے حق میں اس سورۃ کی شفاعت قبول فرمائی اور (فرشتوں کو) حکم دیا کہ (اس کے نامۂ اعمال میں) اس کے ہر گناہ کے بدلہ نیکی لکھ دو اور اس کے درجات بلند کر دو حضرت خالد رحمہ اللہ یہ بھی فرماتے تھے کہ بے شک یہ سورت اپنے پڑھنے والے کی طرف سے قبر میں جھگڑتی ہے اور کہتی ہے کہ: الٰہی اگر میں تیری کتاب (قرآن کریم) میں سے ہوں تو اِس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اور اگر (بفرضِ محال) میں تیری کتاب میں سے نہیں ہوں تو مجھے اس میں سے مٹا دے۔" نیز حضرت خالدؒ نے فرمایا یہ سورۃ (قبر میں) ایک پرندہ کی مانند آتی ہے اور اس پر اپنے بازو پھیلا کر اس کے لیے (اللہ تعالیٰ سے) شفاعت کرتی ہے۔ حضرت خالدؒ نے سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک کے بارے میں بھی یہی فرمایا ہے (کہ اس سورۃ کی بھی یہی تاثیر اور برکت ہے) حضرت خالد رحمہ اللہ کا معمول تھا کہ وہ یہ دونوں سورتیں پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔ حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ ان دونوں سورتوں کو قرآنِ کریم کی ہر سورۃ پر ساٹھ نیکیوں کے ساتھ فضیلت بخشی گئی ہے۔"

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۱۸۹

مَیں یہ عرض کر رہا تھا کہ حدیثوں میں یہ مضمون آتا ہے کہ فلاں عمل نے اللہ کے یہاں فلاں شکل اختیار کر لی اور یہ بھی عرض کیا تھا کہ جیسے ہم یہاں دُنیا میں فلم تیّار کرنے لگے ہیں جس میں بولتا ہے آدمی چلتا ہے پھرتا ہے ۔ تمام کام کر کے دکھاتا ہے۔ حالانکہ وہ تصویروں کا مجموعہ ہے اور آواز ٹیپ ہے حقیقۃً وہ آدمی نہیں ہے نہ وہ چل رہا ہے نہ وہ پھر رہا ہے نہ وہ بول رہا ہے اور دس دفعہ دہرائیں گے دس دفعہ وہی شکل بنے گی ، تو اب یہ انسان کا جو عمل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دوام کی شکل عطا فرما دیتے ہیں جیسے آدمی نے وضو کیا اُس کا فلم بنایا جائے نماز پڑھی اُس کی فلم بنالی جائے اللہ کے یہاں ایسے تمام عمل جتنے بھی ہیں سب کی (فلم) خود بخود تیّار ہے پہلے سے ہے اُس کے مطابق یہاں ہو رہا ہے ، پھر اور آگے وہی ہوگا جو پہلے سے تھا ۔

یہ جو عمل ہیں ہمارے روز مرّہ کے دُنیا کے کام یہ بے کار نہیں جاتے ان کی شکل ہوتی ہے ۔ متشکل ہو جاتے ہیں اور یہ ہمیں کام (اور فائدہ) دیتے ہیں جیسے کہ مَیں نے عرض کیا تھا کہ کلمۂ طیّبہ میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا جو حصّہ ہے اُس کے بارے میں فضیلت آتی ہے جو پڑھتا ہے اِس کو تو اللہ تعالیٰ اُس سے ایک جانور پیدا فرما دیتے ہیں جو عرشِ الٰہی کے قریب گھومتا ہے اور دعا کرتا ہے اپنے پڑھنے والے کے لیے کہ تو اِس کی بخشش فرما دے ۔

اور مَیں نے عرض کیا تھا کہ قبر میں جب آدمی دفن ہوتا ہے تو آدمی کو ایک شکل نظر آتی ہے وہ اُسے دیکھتا ہے کہتا ہے کہ تیرے سے میرا جی خوش ہو رہا ہے ۔ اُنس محسوس کر رہا ہوں وہ کہتی ہے کہ میں تیرا عمل ہوں تیرے ساتھ رہوں گی اسی طرح وحشت ناک شکل بھی نظر آتی ہے اور اُس سے کہتا ہے کہ تجھے دیکھ کر مجھے وحشت ہو رہی ہے وہ کہے گی مَیں تیرا عمل ہوں ۔ تیرے ساتھ رہوں گا ۔

اور عمل کا شکل بن جانا (یہ کتاب وسُنّت میں) آیا ہے ۔ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ جو بُخل کیا ہے قیامت کے دن وہ گردن میں طوق بنا دیا جائے گا ۔

جو زکوٰۃ نہیں دیتا اُس کے بارے میں آتا ہے کہ وہ مال کہے گا کہ میں تیرا خزانہ ہوں ۔ اَنَا مَالُکَ میں تیرا مال ہوں اور وہ سانپ اُسے ڈستا رہے گا ، مار تا رہے گا ، مُنہ مار کر کاٹتا رہے گا ۔ تو شُجَاعًا اَقْرَعَ یعنی گنجے قسم کا سانپ بنا کر ڈال دیا جائے گا گردن میں وہ عمل ہو گا سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وہ سوال کا جواب بھی دے گا اور وہ اُس

سے چھٹکارا نہیں پا سکے گا۔ جیسے کوئی چیز کہیں نکل آئے۔ آدمی کے پھوڑا تو تکلیف دیتی ہے چھٹکارا نہیں پا سکتا اُس سے وہ تو خود بخود پکے گی بڑھے گی پھوٹے گی جو تکلیف ہونی ہے وہ ہوگی، اسی طریقہ پر یہ سانپ یا کوئی چیز ہے جو اُس کی گردن میں ہوگی اُس دن، اُس سے وہ چھٹکارا نہیں پا سکے گا۔ تاوقتیکہ اللہ ہی اُس کو نجات دے۔ اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے تو جو عمل اُس کا قبر میں سامنے آئیگا ہو سکتا ہے کہ وہ کسی جانور کی شکل میں ہو جس سے وہ ڈرتا ہو یا اور کسی ایسی ہی شکل میں ہو جس سے اُسے وحشت ہوتی ہو وہی سامنے آئے اور وہ کہے میں ساتھ ہی رہوں گا تو تکلیف بھی پہنچاتا رہے گا۔ سامنے بھی رہے گا تو آدمی کا بُرا حال ہوتا ہے اور ایسی جگہ جہاں دوسرا کوئی ہو ہی نہ سرے سے سوائے اللہ کی ذات کے تو وہ جگہ تو بہت وحشت کی جگہ ہے۔

حدیث شریف میں ایسے اعمال بتائے گئے کہ جن میں اللہ تعالیٰ اُن کو اچھی شکل دیتے ہیں یا مددگار بنا دیتے ہیں مثال کے طور پر یہاں حدیث شریف میں آتا ہے کہ الٓمٓ تنزیل السجدۃ ایک شخص پڑھا کرتا تھا اور بہت زیادہ پڑھتا تھا۔ بہت پسند تھی اُسے یہ سُورت تلاوت بکثرت کرتا تھا۔ وَکَانَ کَثِیْرَ الْخَطَایَا گناہ بھی تھے اُس کے، بہت تھے گناہ فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَیْهِ معلوم ہوتا ہے اُسے شکل دے دی گئی کسی پرندے کی کہ اُس نے اِس کے اُوپر اپنے پر پھیلا لیے اور عرض کیا اللہ تعالیٰ سے رَبِّ اغْفِرْ لَهٗ فَاِنَّهٗ کَانَ یُکْثِرُ قِرَاءَتِیْ خداوندا تو اِس کو معاف فرما دے کیونکہ یہ مجھے زیادہ پڑھا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کی شفاعت قبول فرما لی اور جب اللہ تعالیٰ نوازتے ہیں تو پھر اُس کی عجیب شان ہے نوازشوں کی اُس سے فرمایا کہ جو گناہ تھے اُس کے اُن گناہوں کے بدلے نیکیاں کر دیں لکھ دیں۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِی الْقَبْرِ یہ قبر میں اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑتی ہے اور کہتی ہے کہ اِنْ کُنْتُ مِنْ کِتَابِكَ فَشَفِّعْنِیْ فِیْهِ اگر میں تیری کتاب میں نہیں ہوں تو مجھے کتاب سے اپنی مٹا دے۔ ارشاد فرمایا کہ یہ طیر جیسی ہوتی ہے پرندے کی سی شکل اس کی بن جاتی ہے وَتَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَیْهِ فَتَشْفَعُ لَهٗ فَتَمْنَعُهٗ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ شفاعت کرتی ہے اس کے لیے اور عذابِ قبر سے روک دیتی ہے۔ وَقَالَ فِیْ تَبَارَكَ مِثْلَهٗ، تبارک الذی بیدہ الملک جو سُورت ہے اِس کے بارے میں بھی اِسی طرح سے فرمایا۔

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی وہ عمل کرتے تھے جو سنتے تھے (اسی طرح) تابعی جو سنتے تھے عمل کرتے تھے۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ راوی حدیث جو ہیں کَانَ لَا یَبِیْتُ حَتّٰی یَقْرَأَ ھُمَا جب تک وہ یہ دو سورتیں نہیں پڑھ لیتے تھے وہ سوتے ہی نہیں تھے۔ سونے کے بعد تو یہ پتہ ہی نہیں کہ آدمی اُٹھ بھی سکے گا یا نہیں تو جو سوتا ہے وہ سوتے وقت پڑھ لے اِسے، اس طرح کا عمل جو ہے وہ ثابت ہے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

حدیث شریف میں یہ بھی آتا ہے۔ مفہوم اُس کا یہ سمجھ میں آتا ہے کہ جس آدمی کو قرآن پاک کے کسی حصے سے محبت ہو اُس سے فائدہ ہوتا ہے اُس کو قرآن پاک کا کوئی حصہ اُسے پسند ہے اور وہ پڑھتا ہے اُسے دُوہراتا ہے اُسے تو اُسے فائدہ اُس سے ہوگا، چنانچہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ جو ہے اِسی طرح کا اُس کے بارے میں آرہا ہے ایک صحابی کو پڑھتے ہوئے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، آپ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی، ایک دوسرے صحابی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ گفتگو سُن رہے تھے۔ یہ جملہ سُنا کہ واجب ہوگئی تو دریافت کیا کہ کیا واجب ہوگئی؟ ارشاد فرمایا کہ جنّت واجب ہوگئی انہیں یہ پسند تھی وہ اس کو پڑھ رہے تھے بہت تعلق کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا سُنا اور سُن کر آپ نے پسند فرمایا اور فرمایا کہ یہ جنّت میں ہے۔

حدیث شریف میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ کا دو سو مرتبہ روزانہ پڑھنا بھی آیا ہے اور سَو مرتبہ پڑھنا بھی آیا ہے، یہاں حدیث میں ہے کہ سوتے وقت جو پڑھتا ہے اور دائیں طرف کروٹ سے سوتا ہے اور سوتے وقت سو دفعہ پڑھتا ہے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُسے فرمائیں گے کہ تو اِس طرح اپنے یمین یعنی دائیں طرف جنّت میں داخل ہوجا مطلب یہ ہے کہ کلمات کا دُوہرانا یہ تاثیر رکھتا ہے۔

اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت ہے اللّٰہُ اَحَدٌ اللہ ایک ہے اُس کی صفات کا ذکر ہے کہ وہ صَمَدٌ ہے بے نیاز ہے سب اُس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں ہے اور یہ ذکر ہے کہ نہ اُس کے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ اور یہ ذکر ہے کہ اُس کا ہمسر کوئی نہیں ہم جنس کوئی نہیں مرد کے جیسے عورت ہوتی ہے ہم جنس

اور جانوروں میں اس طرح جنسیں موجود ہیں جانوروں کے علاوہ درختوں میں موجود ہیں یہ شکل کوئی نہیں تو اس میں دُعا تو کوئی نہ ہوئی اس میں تو ثنا ہوئی تعریف ہوئی وحدانیت کا اقرار ہوا اور اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک کی تعریف ہوئی اور اس کی صفات کا ذکر ہوا تو یہ ذکرِ صفات کا، اور اُس کی وحدانیت کا اعتراف یہ بھی اللہ کو پسند ہے اس کی تکرار بھی پسند ہے تو اس واسطے اللہ اللہ کہنا اس کی تکرار کرنا یہ بھی اللہ کو پسند ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اس کی تکرار حدیث میں آچکا کہ وہ پسند ہے تو جس کو جتنا وقت ملتا ہے جو گزر چکا وہ گزر چکا اور جو ملتا ہے اُس کو کام میں لانا چاہیے جتنا لا سکتا ہے کام میں، یہ بھی نہیں کہ آدمی فقط اِسی کام کا ہو جائے، اگر فقط اسی کام کا ہو گا تو تھوڑے دنوں بعد طبیعت گھبرا جائے گی اور پھر چھوڑ دے گا آدمی، وہ بہتر نہیں وہ نہیں پسند، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے پسند فرمایا اُس فعل کو جس پر مداومت کی جائے اتنا ہو کہ ہمیشہ ہو سکے وہ زیادہ پسند فرمایا ہے اور ویسے ہی آپ اندازہ کر لیجیے کہ اگر درود شریف کی ایک تسبیح روز پڑھے کوئی آدمی تو سال میں وہ چھتیس ہزار بن جاتا ہے اور اگر پانچ سو دفعہ روز پڑھے، ہزار دفعہ روز پڑھے تو چند دن پڑھنے کے بعد ناغہ ہو جائے تو جو عمل مختصر ہو مگر ہمیشہ ہو بس اس میں ناغہ نہ ہو وہ بہتر ہوتا ہے اور حساب کر لیں تو وہ زیادہ بھی ہوتا ہے اور نفع بھی اُس کا زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اعمالِ صالحہ کی توفیق دے۔

اس میں جو آتا ہے مثال کے طور پر کہ جو تبارک الذی بیدہ الملک پڑھے گا تو اس طرح یہ سورت بچالے گی اور اگر کوئی فلاں سورت پڑھے گا تو یہ سورت اس طرح بچالے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب آدمی یہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کو گناہوں سے بچالے گا اور اُس کا اثر خود بخود یہ بھی ہو گا کہ وہ گناہوں سے ہٹتا چلا جائیگا نیکی کی طرف آتا چلا جائیگا۔ یہ اُسکی تاثیر دُنیا میں اُسکے قلب پر مرتب ہو گی اور اُس کی زندگی میں نظر آئے گی۔ فرق نظر آتے گا۔ یہ مطلب نہیں ہوتا ایسی چیزوں کا کہ آدمی ویسے کا ویسے ہی رہے گا اور بخشش ہو جائے گی بلکہ مقصد یہی ہوتا ہے کہ جو اس کو پڑھے گا تو انشاء اللہ ایسا ہوتا چلا جائے گا جیسے اس کی توفیق ہو گی وہ خود بدلتا بھی چلا جائے گا اور نیکی کی طرف آتا ہی چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے اپنی رضا اور فضل سے دُنیا اور آخرت میں نوازے۔